سوال

(152) سود کی ایک شکل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر دکانوں میں روپیوں کے لئے مثلا: پانچ روپے خردہ کے لئے 3 پائی اوردس روپے 6 پائی وغیر لوگوں سے وصول کرتے ہیں کیا اس طرح لینا اوردینا جائز ہے؟ کیا یہ سود میں داخل نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح لینااوردینا جائز نہیں ہے یہ صورت سود میں داخل ہے۔ کرنسی نوٹ خواہ پانچ کاہویادس کااگرچہ خلقۃ ثمن نہیں ہے لیکن عرفا ثمن کے حکم میں ہے۔ بلکہ بترویج حکومت وقت عین ثمن سمجھا جاتا ہے۔ اہل تجارت نوٹ کو بمنزلہ روپیہ کے سمجھتے ہیں پس درحقیقت نوٹ کی بیع وشراہ ثمان کی خریدوفروخت کی طرح ہے۔ بائع ومشتری کا مقصود نوٹ کی بیع وشراء کاغذ کابیچنا خریدنا نہیں ہوتابلکہ روپیہ کی بیع مقصود ہوتی ہے کیوں کہ ظاہر ہے نوٹ کا کاغذ ایک پشہ کا بھی نہیں ہوتاہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کادس روپیہ نوٹ ضائع کردے تواصل مالک بطورتاوان دس روپے لیتا ہے اورجب دس روپے کا نوٹ فروخت کیاجاتا ہے تواس سے کاغذ کاقیمت لینی مقصود نہیں ہوتی بلکہ دس روپے فروخت کرنا اوراس کی قیمت لینی مقصود ہوتی ہے۔ دس روپے قرض لینے والے کواختیار ہوتاکہ بوقت اددس کانوٹ روپے کانوٹ یادس روپے دے عرفاوحکما دونوں برابر سمجھے جاتے ہیں۔ قرض خواہ مقروض سے نوٹ یادس روپے لینے میں عذر نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ نوٹ عرفاعین ثمن خلقی ہیں اس لئے اس بیع شراء میں کمی پشی قطعاناجائزوحرام ہوگی۔ پس صورت مسئولہ میں چوں کہ پانچ یادس روپے کانوٹ دے کرپانچ یادس روپے لینا درحقیقت پانچ روپے یادس روپے فروخت کرنااوراس کی قیمت لینا ہے یعنی: روپیہ کابیچنا روپیہ کے بدلہ میں ہے اس لئے پانچ روپے یادس کانوٹ اوراس کے ساتھ ایک یادوپسہ دے کرپانچ یادس روپے لینا شرعاناجائز ہے۔ بیع صرف میں ایک روپیہ یادوپسہ کی زیادتی خالی عن العوض ہےاوربعینہ ربوا جوشرعاحرام ہے۔

اوریہ پیسے اگرچہ چاندی کی جنس سے نہیں ہیں اورنہ عرفاوخلقہ روپیہ کے حکم میں ہیں لیکن جب ان پسوں کے مقابلہ میں چاندی کاکچھ حصہ رکھاجائے گا توظاہر ہے کہ نوٹ میں لکھی ہوئی رقم کی چاندی مقابل کے روپیہ کی چاندی سے زیادہ ہوگی اس طرح بیع صرف میں تفاضل ومتحقق ہوجائے گاجوشرعاناجائزاورحرام ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 331

محدث فتویٰ